راہِ عزیمت کے راہی

"اسلام نے ہمیں یہ فلسفہ عطاء کیا ہے کہ "خون اگر بے گناہ کافر کا بھی بہہ گیا ہے تو وہ بغیر رنگ لائے نہیں رہ سکتا۔" چہ جائیکہ مسلمان کا خون! حضرت امیر شریعت فرمایا کرتے تھے کہ "محمد علیہ السلام کی ختم نبوت یوں ہی نہیں آئی، صحابہؓ کی لاشوں کا فرش بچھا ہے" میں نے اس میں اضافہ کیا کہ "ان کے اوپر سے محمد علیہ السلام کی ختم نبوت کی سواری گزری ہے۔ تب دین ہم تک پہنچا ہے۔ "یاد رکھیں! جس وقت آپ دین کی حفاظت کے لئے اٹھیں گے تو خون بہنا لازمی ہے۔ اس کے بغیر دین کی حفاظت نہیں ہو گی۔ بلکہ کوئی بھی نظریہ ہو اس کی تبلیغ و ترویج کے لئے لازماً مار کھانی پڑے گی۔ تبلیغ دین اور اظہار حق کی راہ میں ہمیشہ پھولوں کے ہار ہی نہیں بلکہ کانٹوں کے تاج بھی آیا کرتے ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے اپنے وجود کو بکھیر دیا کہ ہم ٹوٹتے ہیں تو ٹوٹ جائیں اور ہم بکھرتے ہیں تو بکھر جائیں۔ ہمارا نام و نشان نہ رہے۔ لیکن محمد ﷺ کی نبوت کا نشان باقی رہنا چاہیئے۔ یعنی ہماری زندگی بھی اپنی نہیں ہے بلکہ کسی اور کے لئے ہے اور اس کے خالق اور مالک کی طرف سے قربانی کے لئے مستعار ملی ہے۔ میں بیدم وارثی کو اکثر یاد کیا کرتا ہوں۔ اللہ اس کو بخشے، اس نے کہا تھا کہ

مجھے خاک میں ملا کر میری خاک بھی اڑا دے
تیرے نام پر مٹا ہوں، مجھے کیا غرض نشاں سے

آج اکثر صحابہ کرامؓ کی قبریں بھی نہیں ہیں۔ قبریں تو نبیوں کی بھی باقی نہیں، لیکن افریقہ کے کنارے سے لے کر ولاڈی اسٹک کی بندرگاہ تک پوری دنیا کے لفنگے، دہریے اور بدمعاش اکٹھے ہو جائیں، صحابہؓ کی جوتی کا نشان بھی نہیں مٹا سکیں گے۔ اللہ نے صحابہؓ کو اس لئے پیدا کیا کہ قیامت تک نبی علیہ السلام کی ختم نبوت کا جھنڈا سر بلند رہے۔ اس دین کا وجود باقی رہے، قرآن و حدیث کا قانون باقی رہے۔ اجماعِ امت باقی رہے، امت کا حقیقی تشخص اور اسکی اصل باقی رہے۔

جس دین کے لئے صحابہ کا خون غازہ رخِ دین بنا ہے، ان کے سروں کی قطاریں ختم نبوت کے لئے برجیوں کا کام دے گئیں اور ان کی پسلیوں سے "قصرِ ختم نبوت" کی دیواروں کی تعمیر ہوئی ہے وہ قیامت تک باقی رہے گا۔ ان شاء اللہ

اقتباسِ خطاب

جانشینِ امیر شریعت حضرت مولانا سید ابومعاویہ ابوذر بخاری قدس سرہ

چنیوٹ، ۱۱ دسمبر ۱۹۸۶ء